شمشیرِ بے نیام بَر حنیف قریشی بے لگام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو شخص اوپر سے کچھ اور اندر سے کچھ ہو، اُس کے لئے دین و شریعت نے "**منافق**" کی اصطلاح استعمال کی ہے، منافق کی کئی اقسام ہیں، کبھی نفاق عقیدے میں ہوتا ہے تو کبھی عمل میں، کبھی دینی معاملے میں ہوتا ہے تو کبھی دنیوی امور میں، بہر حال شرعاً و اخلاقاً نفاق کی صفت انتہائی قبیح و مذموم ہے، لیکن سب سے بُری قسم کا منافق وہ شخص ہوتا ہے، جو دین و عقیدے اعتبار سے منافق ہو کہ کہیں تو دین و مسلک کے اعتبار سے اپنے آپ کو کچھ ظاہر کرے اور کہیں کچھ اور ہی بولیاں بولے۔۔۔ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے سے لے کر آج تک منافقین کی ایک مکمل تاریخ ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دورِ مبارک میں بھی کئی منافقین کا نام سرِ فہرست ملتا ہے اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے کہ کچھ لوگ اندر سے کچھ ہوتے ہیں اور ظاہر اپنے آپ کو کچھ کرتے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور ہمارا مسلک ہر قسم کی بے اعتدالی و نفاق سے پاک اور صاف ہے، لیکن ایک عرصے سے بعض نام نہاد لوگ سنّیت کا لبادہ اوڑھ کر سنّیوں کی صف میں نظر آرہے ہیں اور ان کی وجہ سے اہل السنۃ پر اغیار کی طرف سے اعتراضات و تنقیدات کی یلغار کی جارہی ہے کہ دیکھو سنّی اپنا مسلک یہ بیان کرتے ہیں، حالانکہ ان کے فلاں فلاں مولوی نے تو یہ کہا ہے، اس نے تو یہ بات لکھی ہے، حالانکہ ان نام نہاد ملاؤں کی وہ بات صراحۃً نظریاتِ اہلسنت سے متصادم ہوتی ہے، لہٰذا یہ بات یاد رہے کہ اگر کوئی اپنے آپ کو اہل السنۃ کی طرف منسوب کرے، لیکن اپنی گفتار و بیانات میں اہل السنۃ کے افکار سے اختلاف رکھتا ہو، تو اگرچہ وہ ہزار، بلکہ لاکھ مرتبہ اپنے آپ کو سنّی کہے، اس کا اہل السنۃ اور سنّیوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہو سکتا، بلکہ ایسا شخص تو شرعی اصطلاح میں "**منافق**" کہلاتا ہے۔

فی زمانہ سنّی کہلانے والوں میں ایسے منافقین کی کمی نہیں ہے، جو اندر سے کچھ تو باہر سے کچھ ہیں۔۔۔ اور بالخصوص آجکل ہمارے ہاں ایسے مقررین و واعظین وافر مقدار میں مارکیٹ میں متعارف ہو رہے ہیں، جو اپنے آپ کو اہل السنۃ کی طرف منسوب کرتے ہیں، لیکن آئے دن ان کی تقاریر و گفتگو میں اہل السنۃ کے نظریات و عقائد کے خلاف باتیں پائی جاتی ہیں، جس بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسے افراد کا سنّیوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور علمائے کرام کا یہ فرض ہے کہ ایسے آستین کے سانپوں کی نشاندہی کریں اور عوام کو ان

کی چالبازیوں اور شرارتوں سے بچائیں۔

بعدِ تمہید عرض ہے کہ ہمارے ہاں اسی طرح کا ایک نام نہاد مولوی و مقرر اہل السنۃ سے منسوب جانا جاتا ہے، جسے لوگ "حنیف قریشی" کہتے ہیں، اگرچہ موصوف بڑے جوشیلے اور سُریلے خطیب ہیں اور اب تک شانِ اہلبیت عظام پر تقاریر کرنے پر اپنی منہ مانگی خطیر رقوم حاصل کر کے لاکھوں، بلکہ کروڑوں کما چکے ہیں، ہمیں ان کی اس کمائی سے اختلاف نہیں(یہ ایک الگ موضوع ہے)، لیکن اختلاف صرف اتنا ہے کہ جناب موصوف اپنے کئی خطابات و تقاریر میں عظمتِ اہلبیت عظام علیہم الرضوان کی آڑ میں مختلف طرح سے حدیثِ طیّبہ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی گستاخی کا ارتکاب کر چکے ہیں اور آج تک عوام و بعض علماء کو بے وقوف بنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ میں تو اپنے تمام ایسے معاملات سے توبہ کر چکا ہوں، مجھے دوبارہ میری گستاخیاں یاد نہ کروائی جائیں، لیکن ذیل میں موصوف کی چند گستاخیوں اور ان پر تبصرہ رضوی ملاحظہ کرنے سے یہ واضح ہو گا کہ حنیف قریشی نے کن کن جگہوں پر زبان طعن دراز کی اور اپنے ہاتھ صاف کئے اور معاذ اللہ عزوجل صحابہ کرام علیہم الرضوان کی گستاخی کا مرتکب ٹھہرا ہے اور ساتھ ہی اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھے گا کہ جناب نے ان معاملات سے توبہ بھی کی ہے یا نہیں؟؟؟ اور اگر توبہ بھی کی تو اس کی توبہ کی کیا شرعی حیثیت ہے؟؟؟

نوٹ: ہم نے جن تقاریر کے حوالے ذکر کئے ہیں، ساتھ ہی ان کے لنک بھی لکھ دیئے ہیں تاکہ جو محوَّلہ تقریر کی تصدیق کرنا چاہے، اُس لنک کے ذریعے تصدیق بھی کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حدیثِ پاک کی گستاخی

☆ تمام صحابہ کرام و اہلبیت عظام علیہم الرضوان بڑی شانوں و عظمتوں والے ہیں، لیکن اہلسنت کا مسلّمہ اور دو ٹوک عقیدہ و نظریہ ہے کہ علی الاطلاق افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق خلیفہ اوّل بلافصل حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد خلیفہ دوم حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا رتبہ اور پھر خلیفہ ثالث حضرت سیّدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ

اور ان کے بعد خلیفہ چہارم مولائے کائنات حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ ہے اور جتنے فضائل و مناقب خلفائے اربعہ کے مروی ہیں، اتنے کسی اور کے منقول نہیں، یہاں ایک حدیثِ پاک پیشِ خدمت ہے، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے ان چاروں یاروں اور خلفائے حقہ کی اکٹھی شان بیان فرمائی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"انا مدینۃ العلم و ابوبکر اساسھا و عمر حیطانھا و عثمان سقفھا و علی بابھا"ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں، ابو بکر اس کی بنیاد اور عمر اس کی دیوار اور عثمان اس کی چھت اور علی اس کا دروازہ ہیں (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔ (المقاصد الحسنۃ، ص170، دار الکتاب العربی، بیروت)

تحقیق یہ ہے کہ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے (جیسا کہ دشمنانِ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ردّ میں لکھی گئی بے مثال کتاب "الصوارم الحیدریۃ علی منحرف طاعن معاویۃ" (مطبوعہ پروگریسو بکس، لاہور) کے صفحہ نمبر 205 تا 207 پر اس کی مکمل تحقیق نقل کی گئی ہے، جسے اس کتاب سے پڑھا جا سکتا ہے اور آگے ہم بھی اس کے بارے میں کچھ کلام ذکر کریں گے) یعنی ایسا نہیں کہ یہ حدیث بزعمِ فاسد سِرّے سے موضوع و من گھڑت ہے۔

اب ملاحظہ کیجئے کہ موصوف حنیف قریشی اس حدیثِ پاک کے ساتھ کتنا گھٹیا مذاق کرتے ہیں۔ چنانچہ موصوف ایک تقریر میں لوگوں کے سامنے کہتے ہیں:"انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔ روایت سنی ہے بارہا (کئی مرتبہ)؟ بہت سارے لوگوں نے ساتھ لگا دیا ہے "وَچھتُّھَا وَ کَھٹُھَا" پتا نہیں کیا کیا لگا دیا ہے۔" (https//youtu.be/71iap9zve50)

تبصرہ رضوی:

اس گفتگو میں حنیف قریشی نے معاذ اللہ عزوجل حدیث کے ساتھ جو گھناؤنا مذاق کیا ہے کہ معاذ اللہ عزوجل حدیث پاک کے الفاظ "سقفھا" وغیرہ کی جگہ اپنی طرف سے بطورِ مذاق پنجابی کے یہ الفاظ "وَچھتُّھَا وَ کَھٹُھَا" عربی متنِ حدیث کی طرز پر بڑھائے

ہیں، اس کی جتنی بھی مذمّت کی جائے کم ہے اور جو حضرات حنیف قریشی کے حامی ہیں، وہ اس گستاخی کا کیا جواب دیں گے ؟؟؟

موصوف ایک عرصے سے اپنے نام کے ساتھ "شمشیر اعلیٰ حضرت "ہونے کا سابقہ لگوائے ہوئے ہیں، اگر چہ وہ حقیقتاً شمشیر اعلیٰ حضرت نہیں، بلکہ مسلک اعلیٰ حضرت کو کاٹنے والی شمشیر (تلوار) ہے، لیکن پھر بھی اتمامِ حجت کے لئے نام نہاد شمشیر اعلیٰ حضرت کو اس بارے میں صرف امام اہلسنت مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا ایک حوالہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ حدیث کی توہین کا کتنا سخت حکم ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ شریف میں ہے:"حدیث متواتر کے انکار پر تکفیر کی جاتی ہے، خواہ متواتر باللفظ ہو یا متواتر المعنیٰ اور حدیث **ٹھہرا کر جو کوئی استخفاف (توہین) کرے، تو یہ مطلقاً کفر ہے، اگر چہ حدیث آحاد، بلکہ ضعیف، بلکہ فی الواقع اس سے بھی نازل ہو۔**" (فتاوی رضویہ، ج14، ص280، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کیوں جناب! حنیف قریشی کی اس گستاخی اور امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ کے واضح جزیئے کے بعد تو کچھ آنکھیں کھلی ہوں گی۔

اس کے حامیوں سے میرا سوال ہے کہ کیا حنیف قریشی نے اس گستاخی سے توبہ کی ہے ؟؟؟ اگر کی ہے تو کیا اس سے متعلق اس کی توبہ کا ثبوت کوئی دکھا سکتا ہے ؟؟؟ اگر نہیں تو یہ ڈھنڈورا پیٹنے کا کیا معنیٰ ہے کہ ہمارے حنیف قریشی صاحب تو اپنی تمام گستاخیوں اور لغزشوں سے توبہ کر چکے ہیں، اپنے پیشوا کے ان جملوں پر نظر ثانی کیجئے جناب! اور اپنے دل سے پوچھئے کہ کیا یہ گستاخی نہیں ؟؟؟ آخر آپ بھی تو مسلمان ہیں، حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے امتی ہیں اور یقیناً ایک مسلمان کا ایسے شخص سے کچھ تعلق نہیں ہو سکتا، جس کا دامن گستاخئ حدیث کے ناپاک جرم سے آلودہ ہو۔

شبہ قریشی: یہ حدیث موضوع و من گھڑت ہے، لہٰذا جب یہ سرّے سے حدیث ہی نہیں، تو حنیف قریشی کے اس اندازِ بیان پر حدیث کی توہین والا حکم لگانا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔

جوابِ رضوی: جناب والا! صرف اتنا کہنے سے جان نہیں چھوٹ سکتی، کیونکہ جب آپ اس حدیث کو موضوع کہہ رہے

ہیں، تو اس کے موضوع ہونے کا واضح ثبوت دیں، حالانکہ تحقیق سے ثابت ہے کہ یہ حدیث سنداً موضوع نہیں، بلکہ ضعیف ہے۔

علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ (المتوفیٰ 902ہجری) اس حدیثِ پاک اور اس جیسی دیگر روایات کو نقل کرکے فرماتے ہیں: "**فکلھا ضعیفۃ**" ترجمہ: ان تمام کی اسناد ضعیف ہیں۔ (المقاصد الحسنۃ، ص170، دار الکتاب العربی، بیروت)

اور علامہ اسماعیل عجلونی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1162 ہجری) فرماتے ہیں: "قال النجم کلھا ضعیفۃ واھیۃ" ترجمہ: علامہ نجم الدین محمد بن محمد الغزی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ اور اس جیسی تمام روایات کی اسناد میں بہت ضعف ہے۔

(کشف الخفاء، ج1، ص204، مکتبۃ القدسی، القاھرہ)

بہر حال تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے، جس کی مکمل تحقیق "الصوارم الحیدریۃ علی منحرِ طاعنِ معاویۃ" (مطبوعہ پروگریسو بکس، لاہور) کے صفحہ نمبر 205 تا 207 پر پڑھی جا سکتی ہے، بہر حال لب لباب اور خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس حدیث کو موضوع و من گھڑت قرار دینا علمی سقم و ناقابلِ قبول ہے۔

اور اگر بر سبیلِ تنزّل اس کا موضوع ہونا فرض کر بھی لیا جائے، تو نام نہاد شمشیرِ اعلیٰ حضرت کے حامیوں کو امام اہلسنت مجدد دین و ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے ذکر کردہ فتوے "**حدیث ٹھہرا کر جو کوئی استخفاف کرے، تو یہ مطلقاً کفر ہے، اگرچہ حدیث آحاد، بلکہ ضعیف، بلکہ فی الواقع اس سے بھی نازل ہو**" کے آخری جملوں "**بلکہ فی الواقع اس سے بھی نازل ہو**" پر دوبارہ غور کرنا چاہئے۔

شبہ قریشی: اس عبارت میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے کہ حدیث ٹھہرا کر جو حدیث کی توہین کرے، اس کا یہ حکم ہے، حالانکہ ہم تو اس روایت کو حدیث ہی نہیں مانتے، لہٰذا ہم پر گستاخئ حدیث کا اطلاق درست نہیں۔

جوابِ رضوی: امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ جو بھی کسی حدیث پاک کی گستاخی کرنے لگے، تو پہلے اس حدیث کا ہی انکار کر دے یا اگر کسی حدیث کے بارے میں کوئی نازیبا کلمات نکل جائیں، تو اس سے رجوع کرنے کی

بجائے بے باکی اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بعد میں بہانہ بناتا پھرے کہ جناب! ہم تو اسے حدیث ہی نہیں مانتے، معاذ اللہ۔۔۔ بہرحال یہاں آپ کے لئے اتنا جواب ہی کافی سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص حدیث حسن "انا مدینۃ العلم وعلی بابھا" (ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔) کی توہین کرے اور بعد میں کہے کہ جناب یہ حدیث تو موضوع ہے، اسے فلاں فلاں نے موضوع کہا ہے (جیسا کہ مرقاۃ المفاتیح میں محدّثِ کبیر علامہ ملّا علی قاری علیہ الرحمۃ نے اس حدیثِ پاک کے موضوعیت کے اقوال بھی نقل کئے ہیں)، تو اس کی گستاخی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہو گی؟؟؟ یقیناً آپ اسے دلائل دیں گے کہ عند التحقیق یہ روایت حسن ہے، لہٰذا اسے کسی ایک آدھ محدث کی رائے پر موضوع نہیں کہا جا سکتا، بلکہ جمہور کی رائے دیکھی جائے گی اور اس کی اس تاویل کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے اس پر گستاخئ حدیث کا فتوی لگائیں گے، تو یہی ہم آپ سے کہتے ہیں کہ اگر کسی محدث نے حدیث "انا مدینۃ العلم و ابوبکر اساسھا۔۔۔ الخ" کو موضوع بھی کہا ہو، تو وہ قول نامعتبر ٹھرے گا، کیونکہ جمہور محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی توہین پر حدیث کی توہین کا انطباق ہو گا۔

علمی خیانت اور دھوکا: حنیف قریشی اینڈ کمپنی کی جانب سے اپنی اس توہین میں حدیث کے موضوع ہونے کا سہارا لینا ایک علمی بد دیانتی اور دھوکا دہی ہے، کیونکہ **اوّلاً:** کسی حدیث کا سنداً صحیح، حسن، ضعیف یا موضوع ہونا خالص علمی بحث ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی محدث نے اگر کسی حدیث کو سنداً موضوع قرار دے بھی دیا ہے، تو اب اس حدیث کی کھل کر توہین شروع کر دی جائے، جبکہ ہماری زیرِ بحث حدیث پر تو وضع کا حکم ہی درست نہیں اور **ثانیاً:** اہلِ فن نیز فن حدیث کے طالب علم بھی جانتے ہیں کہ کسی محدث کا کسی حدیث کی سند پر وضع کا حکم لگانے اور حدیث کے موضوع ہونے میں کیا فرق ہے؟ لہٰذا اپنی اس صریح توہین پر حدیث کے موضوع ہونے کے کسی قول سے استناد بے سود ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حضرتِ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخیاں

☆اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان رشد وہدایت کے چمکتے دمکتے ستارے ہیں، ان میں سے کسی ایک کی بھی اقتداء و اتباع ہدایت کی سند اوران حضرات عالیہ میں سے کسی ایک سے بھی عداوت و روگردانی کا نتیجہ ضلالت وگمراہی ہے، ان میں سے ہر ایک کی محبت جزو ایمان اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کی علامت ہے، جبکہ ان میں سے کسی ایک کا بغض بھی باعثِ حرمان ونقصان اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بغض وعداوت کی دلیل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: "اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوھم غرضا بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم و من ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اٰذاھم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ ومن اٰذی اللہ فقد یوشك ان یاخذہ "ترجمہ: میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! میرے صحابہ کو طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بناؤ! پس جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا، اُس نے مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا، جس نے انہیں اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی، اُس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، عنقریب اللہ تعالیٰ اسے اپنے عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔ (جامع ترمذی، ج6، ص179، رقم الحدیث3862، دارالغرب الاسلامی، بیروت)

نیز ایک جگہ ارشاد فرمایا: "اذا ذکر اصحابی فامسکوا "ترجمہ: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے، تو اپنی زبان کو کسی قسم طعن سے روک کر رکھو۔ (المعجم الکبیر، ج10، ص198، رقم الحدیث10448، مطبوعہ القاہرہ)

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جناب حنیف قریشی موصوف اس حوالے سے بہت بے احتیاطی کا مظاہرہ کرتے ہیں، ایک آدھ دفعہ کا معاملہ ہو، تو اسے محض اتفاق یا جوشِ خطابت میں زبان کی پھسلن یا تسامح سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، لیکن اگر کئی دفعہ ایسا معاملہ ہو اور بار بار ایک ہی شخصیت یا خاص اشخاص کے متعلق ہو، تو کم از کم اس بنا پر ہم اتنا تو کہہ سکتے ہیں کہ جناب کے دل میں بعض صحابہ کے متعلق دل میں کہیں تو بغض گھر کئے ہوئے ہے، جس کا اثر کبھی کبھار زبان کے راستے ظاہر ہو جاتا ہے۔ ذیل میں جناب کے وہ

جملے ذکر کئے جارہے ہیں، جن میں موصوف نے دل کھول کر کاتبِ وحی، حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنے اندر چھپا ہوا رفض و دلی بھڑاس نکالی ہے۔

حنیف قریشی نے واہ کینٹ میں کافی سال پہلے ایک بیان کیا، جس میں دورانِ گفتگو کچھ یوں گویا ہوئے: "بجائے اس کے کہ آپ مجھ سے سوال کریں میں جواب دے دیتا ہوں، علی اور جنابِ معاویہ کی جنگ ہوئی ہم علی کے حق میں تھے، معاویہ کے خلاف، ہمیں "No Demand" معاویہ،،، نہیں، علی بَگّ کے (اونچی آواز سے) بوول! علی۔ جب علی اور معاویہ کی جنگ تھی، علی۔ یہ جنگ کوفے تک گئی، علی۔ شام میں ہوئی، علی۔ صفین میں ہوئی، علی۔ معاویہ نہیں، علی۔ جب یہ جنگ پہنچی امام حسن تک، تو معاویہ نہیں، حسن۔ ہم اہلبیت کے دھڑے کے لوگ ہیں یار! گھبرائیں کیوں؟ شرمائیں کیوں؟ ڈنکے کی چوٹ پہ کیوں نہ کہیں، حسن۔ لیکن میرا جملہ ابھی پورا ہو گا، ہم بھی بازو اٹھا کے، ہم بھی کھڑے تھے، علی حسن، لیکن جب ہم نے دیکھا حسن نے کر لی معاویہ سے صلح، گج کے بووول (اونچا بولو) ہم پکے اہلبیت کے دھڑے کے لوگ ہیں۔ جب معاویہ اور علی کی جنگ تھی، ہم علی کے ساتھ تھے، صفین میں بھی علی کے ساتھ، شام میں بھی علی کے ساتھ، یمن میں بھی علی کے ساتھ، مدینے میں بھی علی کے ساتھ، آج بھی علی کے ساتھ ہیں اور قیامت میں بھی علی کے ساتھ۔ مولا علی شہید، مولا علی شہید، خلافتِ راشدہ پہ متمکن امام حسن، پھر بھی ہم حسن کے ساتھ۔ "No" معاویہ، حسن۔ گج کے بولو! شرمارہے ہو؟ حسن، حسن۔ چھ مہینے گزر گئے، حسن، لیکن جب ہم نے امام حسن کو دیکھا، امام حسن میدان میں، اُدھر معاویہ میدان میں۔ توجہ ہے؟ صلح۔ تو اگر حسن والے ہیں، تو پھر صلح توڑ تو نہیں سکتے۔ یہ فقیر کا منش ہے، یہ فقیر کا مشن ہے، یہ فقیر کی سوچ ہے۔ جائے جہنم میں جو لگاتا ہے فتوے۔ میں ان دو نمبر فتووں سے ڈرتا نہیں ہوں، ڈنکے کی چوٹ پہ کہتا ہوں کل بھی علی کے ساتھ تھے، آج بھی علی کے ساتھ ہیں۔ کل بھی حسن کے ساتھ تھے، آج بھی حسن کے ساتھ ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں حسن کے ساتھ اٹھائے، لیکن اگلا پوائنٹ ذہن میں رکھو! جب تک معاویہ لڑ رہے تھے، ہم معاویہ کے "Against" تھے، ہم معاویہ کے خلاف تھے، لیکن جس دن سے معاویہ اور حسن، اہلبیت و معاویہ کی صلح ہو گئی، سنّی نے بھی صلح کی۔ ارے! کوئی پوچھے تو صحیح! تو نے صلح کیوں کی ہے؟ تو میں یہ کہوں

گا کہ اس لئے صلح کی ہے کہ میں حسن سے بڑا نہیں ہوں۔ اس لئے صلح کی ہے کہ میں حسین سے بڑا نہیں ہوں۔ اس لئے صلح کی ہے کہ میں عبد القادر جیلانی سے بڑا نہیں ہوں۔ صلح ہے ہماری اور جب جنگ تھی، تو جنگ۔ جب صلح ہے، تو صلح۔ اب جو صلح نہ کرے۔۔"

(https://youtu.be/d27eUgKgefc)

نوٹ: عام طور پر حنیف قریشی کو یہ بات کہتے سنا گیا ہے کہ میرے کلپ کاٹ کاٹ کر لوگ لگاتے ہیں اور گستاخی ثابت کرتے ہیں، لیکن ہم نے ان کی تقریر کے مکمل جملے یہاں ذکر کئے ہیں تا کہ حنیف قریشی کا یہ عذر بھی جڑ سے کٹ جائے اور حقائق کی روشنی میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

تبصرہ رضوی:

اس تقریر میں حنیف قریشی نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق "No demand معاویہ" بول کر انتہا درجے کی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ کسی بھی صحابی کا نام لے کر معاذ اللہ عزوجل "No demand" کہنا اس صحابی کی کھلی بے ادبی ہے، جناب سے سوال ہے کہ اگر اس انداز سے اہلبیت اطہار میں سے کسی کا نام ذکر کیا جاتا، تو موصوف کے نزدیک گستاخی ہوتی یا نہیں؟؟؟ یقیناً گستاخی ہوتی، اسی طرح کسی صحابی کے متعلق ایسا کہنا بھی گستاخی ہے، کیونکہ اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ان تمام احادیث کا انکار لازم آتا ہے، جن میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام کی اتباع کا حکم دیا اور ان کی عظمت و شان کو بیان فرمایا نیز کسی صحابی کے متعلق ایسا بولنے میں اُتنے دین کا انکار بھی لازم آتا ہے، جتنا اُس صحابی سے منقول ہے، لہٰذا یہ جملہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں انتہائی قبیح تبرّا ہے، جو شرعاً ناجائز و گناہ و گمراہی و ضلالت ہے۔

یہاں اس گستاخی کے بارے میں حنیف قریشی اینڈ کمپنی کی طرف سے پیش کی جانے والی تاویلات فاسدہ اور شبہات مع جواب پیشِ خدمت ہیں۔

شبہ قریشی: میرے یہ جملے مطلق نہیں، بلکہ خاص حالات وواقعات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے محض تخیلاتی ہیں اور اہلسنت کے عقیدے کے مطابق حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ چونکہ حق پر تھے اور حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے خطائے اجتہادی ہوئی تھی، لہٰذا ان کے مقابل آنے والے امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں "No demand" کہنا گستاخی نہیں، بلکہ خاص اُس جنگ اور اُس دور کے پس منظر میں یہ جملہ درست ہے۔

جوابِ رضوی: اس بارے میں چند باتیں عرض کرتا ہوں۔

اوّلاً: عرض ہے کہ کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ صحابہ کرام کے باہمی منازعات ومشاجرات کو یوں عوام میں بیان کرتا پھرے کہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ المنان فرماتے ہیں: "مشاجرات صحابہ میں مداخلت حرام ہے، حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اذا ذکر اصحابی فامسکوا" ترجمہ: جب میرے صحابہ کا ذکر آئے، تو زبان روکو۔" (فتاوی رضویہ، ج29، ص337، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

لہٰذا ہمیں تو حدیثِ پاک کے مطابق خاموش رہنے اور اپنی زبان روک کر رکھنے کا حکم ہے، تو جو اپنی زبان کھولے اور "No demand" کہتا پھرے، اس کے بارے میں حدیث کی مخالفت کا حکم ہوگا یا نہیں؟؟؟ یقیناً ہوگا۔

ثانیاً: جناب کا یہ عذر بھی مسموع (قابل قبول) نہیں کہ میرے جملے تو خاص حالات وواقعات اور خاص دور کے پسِ منظر میں تھے نیز وہ تو محض تخیلاتی جملے تھے، اس لئے کہ اگرچہ اس تقریر میں جناب موصوف نے جنگِ صفین کی طرف اشارہ تو کیا، لیکن "No demand معاویہ" اور "No معاویہ" جملہ حالیہ ہی بولا ہے اور بالخصوص یہ جملے بولتے ہوئے انداز ایسا اپنایا ہے کہ جس سے اس کے بے ادبی ہونے میں شبہ نہیں رہتا (اور وہ انداز جناب کی ویڈیو میں بخوبی دیکھا اور سنا جاسکتا ہے) اور بدیہی سی بات ہے کہ بات ٹھیک بھی ہو، لیکن انداز بے ادبی پر مشتمل ہو، تو اسے بھی ہر سمجھدار اور باادب شخص یقیناً بے ادبی ہی کہے گا، مثلاً کوئی اپنے والد صاحب کو پکارتے ہوئے کہے کہ او میرے باپ! تو ہر باادب شخص ایسے بیٹے کو بے ادب ہی کہے گا، اگرچہ وہ یہ کہتا پھرے کہ میں نے تو حقیقت ہی بیان کی

ہے، کیونکہ وہ میرا باپ ہی تو ہے، لیکن اُس کا یہ قول قبول نہیں کیا جائے گا اور اس کی یہ تاویل اسے بے ادب ہونے سے نہیں بچائے گی، کیونکہ اگرچہ اس نے بات حقیقت کے مطابق کی، لیکن انداز بے ادبی والا رکھا، لہٰذا اس کی یہ تاویل فاسد ہو گی، یہ مثال تو اس بات کی ہے کہ صحیح بات بھی غلط انداز سے بے ادبی بن جاتی ہے، جبکہ حنیف قریشی تو سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق جو جملے بول رہا ہے، ان کی تو بنیاد ہی حقیقت سے کوسوں دور اور نادرست ہے نیز اس پر جو تاویل پیش کر رہا ہے، وہ بھی فاسد ہے، تو وہ کیسے گستاخی سے نکل سکتا ہے؟؟؟ لہٰذا لفظاً، عرفاً و شرعاً، ہر لحاظ سے اس کا یہ جملہ جلیل القدر صحابی سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی و توہین پر مبنی ہے۔

ثالثاً: ایسا تصور کرنا کہ گویا جنگ صفین ہو رہی ہے اور ہم حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ہیں اور سیّدنا امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے خلاف نیز ساتھ یہ کہنا کہ "No demand معاویہ"۔۔۔معاذ اللہ عزوجل تصور ہی تصور میں ایسا بھونڈا انداز اپنانے کی بھی قطعاً اجازت نہیں، کیونکہ ہمیں محض تصورات و تخیلات میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں ایسے نازیبا جملے بولنا بھی منع ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو ان کے خونوں سے بچا کر رکھا، تو ہمیں بھی اپنی زبانوں کو ان کی شان میں زبانِ طعن کھولنے سے بچانا ضروری ہے۔ چنانچہ مجدد و خلیفۂ وقت، عمر ثانی حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "تلك دماء طهر الله ايدينا منها فلا نلوث السنتنا بها" ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان کے خون بہانے سے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا، تو (ان حضرات کی عدم موجودگی میں) ہم ان کی شان میں نازیبا جملے بول کر اپنی زبانوں کو ناپاک / آلودہ نہیں کریں گے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج8، ص3397، دار الفکر، بیروت)

نیز تاج الفحول حضرت علامہ شاہ عبد القادر بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفیٰ 1319ہجری) مشاجرات صحابہ کی توضیح میں حضرت سیّدنا مولا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے مقابل خروج کرنے والے صحابہ کرام، بالخصوص سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں "خطا" سے بڑھ کر کچھ بھی کہنے کو ان پر، بلکہ جناب سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ پر طعن قرار دیتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: "صحابہ

کرام کی خطائیں معاف ہیں، کیونکہ یہ حضرات نہ تو معصوم ہیں اور نہ ہی معذور، بلکہ عند اللہ ماجور ہیں، اس خطا کی وجہ سے ان کی شان میں بے ادبی کرنا اور ان کی تعظیم و تکریم سے رُکنا اہلسنت سے خارج ہونا ہے اور **مذہبِ اہلسنت میں یہ ہے کہ حضرت امیر (علی) فرماتے ہیں کہ "اخواننا بغوا علینا" اس سے زیادہ طعن جناب مرتضوی پر طعن ہے۔"** (تصحیح العقیدۃ فی باب معاویۃ رضی اللہ عنہ، ص12، مترجم، یوپی انڈیا)

لہٰذا اگرچہ جنگ صفین کے معاملے میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے اجتہادی خطا ہوئی، لیکن اس خطا کو اپنے تخیلاتی انداز میں اس طور پر عوام میں بیان کرتے ہوئے اپنے دل کی بھڑاس اور اندر چھپے رفض کو باہر نکالتے ہوئے "No demand معاویہ" کہنا بالکل واضح بے ادبی و گستاخی ہے۔

رابعاً: حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جس وقت ابو جہل کی بیٹی کے ساتھ نکاح کا ارادہ ظاہر کیا، تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو یہ بات بہت ناگوار گزری، جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے برسرِ منبر خطبۂ پاک میں ارشاد فرمایا: "فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی" ترجمہ: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں، جس نے اسے غضب ناک کیا، اُسے نے مجھے غضبناک کیا۔ (صحیح بخاری، ج5، ص29، رقم الحدیث 3767، دار طوق النجاۃ، بیروت)

اور صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں: "انما فاطمة بضعة منی یؤذینی ما اذاها" ترجمہ: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو اسے اذیت دے، وہ مجھے اذیت دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، ج4، ص1903، رقم الحدیث 2449، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اور اس فرمان کے ذریعے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اُس وقت تک دوسرے نکاح سے منع فرما دیا گیا جب تک سیّدہ پاک رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ہیں، تو اگر کوئی بے ادب و گستاخ اپنے دل کی خارجیت و ناصبیت کو یوں باہر نکالے کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے کچھ وقت کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی کو ناراض کر کے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضی مول لی، لہٰذا اس وقت تک ہم یہ کہتے تھے "No"۔۔۔ لیکن جب انہوں نے ارادہ ترک کر دیا، تو اب ہماری زبانیں کچھ نہیں کہہ سکتیں، وہ بڑی عزت والے ہیں۔۔۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) تو ایسے بے ادب و گستاخ کو یہی کہا جائے گا کہ

ایسے تصورات و مفروضوں کی قطعاً اجازت نہیں ہم نے تو بس یہ دیکھنا کہ جو شرفِ صحبت کے ساتھ دنیا سے گئے، وہ ہمارے سروں کے تاج ہیں اور کسی صورت بھی ان کی شان میں ہلکے جملے بولنے کی اجازت نہیں اور جو ان کی شان میں کسی قسم کا ہلکا جملہ بولے وہ اہلسنت سے خارج ہے۔

خامساً: عرض ہے کہ کیا جناب موصوف، حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ و سیّدنا طلحہ و سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کے متعلق بھی تخیلاتی طور پر یہ جملے بولنے کو جائز سمجھتے ہیں؟؟؟ اگر نہیں، تو جناب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہی پر یہ تنقید و تردید اور تبرّا والا انداز کیوں روا رکھتے ہیں؟؟؟ دل میں کچھ تو چور ہے۔

شبہ قریشی: حنیف قریشی کے یہ جملے "ہم علی کے ساتھ تھے اور معاویہ کے خلاف۔۔" اگر یہ گستاخی بنتے ہیں، تو پھر تو معاذاللہ عزوجل امام ہمام سراج الامۃ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس حکم سے کیسے بچیں گے؟؟؟ کہ آپ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے جملے منقول ہیں۔ چنانچہ تمہید ابو شکور سالمی میں ہے: "امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اصحاب و تلامذہ سے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اہل شام ہم سے کیوں بغض رکھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اس لئے کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر ہم اُس زمانے میں ہوتے، تو حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے مقابلے میں حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی مدد کرتے اور ان کے ساتھ ہو کر حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی حمایت میں جنگ کرتے۔"

(تمہید ابو شکور سالمی، ص370 تا 371، مترجم، فرید بک اسٹال، لاہور)

جوابِ رضوی: اناللہ وانا الیہ راجعون۔۔ کیا بات ہے جناب! اپنی گستاخی سے رجوع کرنے کی بجائے حنیف قریشی اینڈ کمپنی اس کے ثبوت میں دلائل دینے پر مُصِر ہیں اور اس پر کوئی دلیل و حوالہ نہ مل سکا، تو آخر "**ڈوبتے کو تنکے کا سہار**" کا مصداق، تمہید ابو شکور سالمی کی مذکورہ بالا عبارت پیش کر دی، حالانکہ یہ عبارت پیش کر کے حنیف قریشی کی کسی صورت جان نہیں چھوٹ سکتی، کیونکہ

اولاً: یہ روایت بغیر سند کے ہے، تو پہلے تو اس کو سنداً ثابت کیجئے پھر اس سے کسی طرح کے استدلال کی امید ہو سکتی ہے۔

ثانیاً: اگر اس روایت کو مان لیا جائے، تب بھی اس میں اور حنیف قریشی کے جملوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے، کیونکہ اس روایت میں ایسے کوئی جملے نہیں کہ جن سے اس بات کا وہم بھی ہوتا ہو کہ ہمیں تو معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی کوئی حاجت و طلب (Demand) نہیں ہے یا کسی قسم کے ایسے جملے نہیں کہ جن سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مسترد قرار دیا گیا ہو، اس میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کی حمایت کا ضرور اعلان ہے، جو بالکل درست ہے، لیکن سیّدنا معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے خلاف کوئی نازیبا جملے نہیں ہیں، جبکہ حنیف قریشی کے کلام میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نازیبا کلمات ملعونہ موجود ہیں۔

شبہ قریشی: قریشی اینڈ کمپنی کی جانب سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فتح مبین کانفرنس (منعقدہ ضیاء العلوم جامعہ رضویہ، راولپنڈی) میں مولانا جناب سعید احمد اسعد صاحب کے سامنے حنیف قریشی سرکار نے رجوع کیا تھا، لہٰذا رجوع کے بعد دوبارہ اس گستاخی کی تشہیر کرنا حنیف قریشی سرکار کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔

جوابِ رضوی: یہ قضیہ بے بنیاد اور حقیقت سے کوسوں دور ہے، کیونکہ **اولاً:** اُس کانفرنس میں حنیف قریشی نے فتاوی رضویہ شریف کے ایک اقتباس سے صرف اپنے عقیدے کی وضاحت پیش کی تھی، اپنی اس سابقہ گستاخی کا ذکر تک نہیں کیا، لہٰذا اسے رجوع کا نام دینا قطعاً عوامِ اہلسنت کو دھوکا دینے کے سوا کچھ نہیں۔

ثانیاً: جناب حنیف قریشی کا یہ کہنا ہے کہ میرے یہ جملے گستاخی پر مبنی ہی نہیں ہیں، جو اسے گستاخی کہتا ہے وہ ثابت کرے (جیسا اس کے یہ جملے پچھلے دنوں اس اپنی وائس میں واٹس وغیرہ پر گردش کرتے رہے ہیں، جو ابھی بھی ہمارے پاس محفوظ ہیں)، تو جب حنیف قریشی اس تقریر میں متنازع جملوں کو گستاخی ہی نہیں مانتا، تو اس سے رجوع کا شور شرابا کرنا کس معنیٰ میں ہے؟؟؟

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہم نے کئی وجوہ سے اس تقریر کے گستاخی پر مبنی ہونے پر تفصیلی کلام کر دیا ہے نیز ان تمام دلائل و توضیحات سے واضح ہو گیا کہ حنیف قریشی نے اپنی اس بے ادبی اور گستاخی سے ابھی تک توبہ نہیں کی، لہٰذا حنیف قریشی اینڈ کمپنی کو جھوٹ کا سہارا لے کر صرف توبہ کا ڈھنڈورا پیٹنے کا کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا، جب تک کہ سچے دل سے واضح الفاظ میں توبہ نہ کر لیں۔

☆ایک اور تقریر میں حنیف قریشی نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک کو ہدفِ تنقید بناتے ہوئے کہا:

"اجکل لوکاں اپنی اولادیاں دے، اپوٹھے سِدّھے ناں رکھنے شروع کر دِتّے (آجکل لوگوں نے اپنی اولادوں کے الٹے سیدھے نام رکھنا شروع کر دیئے ہیں)۔۔ جاہلیت کے دور میں اگر کوئی نام رکھتے تھے، تو چاہے وہ کتنے ہی بڑے بندے کا نام کیوں نہ ہو! جاہلیت کے ناموں کو یہاں "Apply" مت کرو! اوہِک معنیٰ اے حضرت! ہِک ناں اے، اس دا معنیٰ بنڑدا اے "بھونکدا کتا" او بڑے فخر نال رکھدین (ایک نام ہے، اس کا معنیٰ بنتا ہے "بھونکتا کتا" وہ نام بڑے فخر کے ساتھ رکھتے ہیں)۔ میں آکھیا: واہ او (میں نے کہا کہ واہ جی!) اسم با مسمیٰ نظر آتے ہیں حضرت آپ!۔۔" (https://youtu.be/APVe66KxYVI)

تبصرہ رضوی:

اس بیان میں حنیف قریشی نے بڑے شاطرانہ انداز میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک کو ہدفِ تنقید کا نشانہ بنایا ہے، جو یقیناً سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی ہے، کیونکہ **اولاً:** معاویہ نام کا یہ معنیٰ ہی بیان کرنا درست نہیں، بلکہ اس کا معنیٰ مددگار و غوث بھی ہیں، جو اہلسنت کے مختار و پسندیدہ معنیٰ ہے نیز اگر واقعی اس کا معنیٰ درست نہ ہوتے، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس نام کو تبدیل فرمادیتے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایسے نام کو تبدیل فرمادیتے تھے، جس کا معنیٰ لغۃً یا شرعاً درست نہیں ہوتا تھا، لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے تبدیل نہیں فرمایا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے "معاویہ" نام کے درست معنیٰ جانتے ہوئے اسے قبول فرمایا اور باقی رکھا اور کئی مرتبہ اپنی زبانِ اقدس سے یہ نام پاک پکارا، تو اب جو اسے قبول نہ کرے یا اس کے غلط معنیٰ بتائے، اس کا کیا حکم ہوگا؟؟؟

نیز اس میں یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ نامِ "معاویہ" صرف کاتبِ وحی حضرت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا نہیں، بلکہ متعدد صحابہ و تابعین اور بزرگ محدثین و علمائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کا نام "معاویہ" تھا، تو گویا حنیف قریشی کا یہ اعتراض متعدد صحابہ

اور سینکڑوں بزرگوں کو اپنی زَد میں لئے ہوئے ہے، لہٰذا اس اعتبار سے یہ ایک نہیں، بلکہ متعدد صحابہ اور بزرگوں پر تبرّا اور ان کی توہین کو متضمن ہے۔

ثانیاً: کسی بھی صحابی کے نام کے بارے میں ایسا کچھ کہنا اس صحابی کی ذات کی بے ادبی و گستاخی ہے، کیونکہ مسلّمہ اصول ہے کہ اسم مسمّیٰ (ذات) پر دلیل ہوتا ہے، لہٰذا کسی کے اسم کی توہین مسمّیٰ (ذات) کی توہین ہو گی جیسے کوئی اللہ تعالیٰ یا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام پاک کی گستاخی و بے ادبی کرے، تو یقیناً وہ اللہ عزوجل اور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گستاخ کہلائے گا، لہٰذا اگر کوئی کسی صحابی کے نام کی بے ادبی کرے گا، تو اس پر صحابی کی بے ادبی کا حکم لگے گا۔

ضروری وضاحت: حنیف قریشی کی اس گستاخی پر کئی غیوّر علمائے اہلسنت نے حنیف قریشی کا تعاقب کیا اور بالخصوص قبلہ پیر سیّد حسین الدین شاہ صاحب دامت برکاتہم القدسیۃ نے گرفت فرمائی، تو قبلہ شاہ صاحب کے حکم پر اس شخص نے اس سے رجوع تو کر لیا، لیکن یہاں حنیف قریشی کی گستاخیوں میں دوبارہ اس گستاخی کو ذکر کرنے کا اصل محرک و سبب یہ بات ہے کہ کئی نجی اور خفیہ مجالس میں حنیف قریشی اپنی اس گستاخی کا دفاع کرتے ہوئے یہ وضاحت کرتے سنا گیا ہے کہ میں تو فلاں مولوی کے رد میں یہ کہہ رہا تھا۔ ۔۔الخ یعنی جناب موصوف نے صرف قبلہ پیر سیّد حسین الدین شاہ صاحب کے حکم کی پیروی اور مدرسے سے نکال دیئے جانے کے خوف سے بظاہر لوگوں کے سامنے توبہ کا ڈھونگ رچایا اور اندر سے معاملہ وہی ہے، لہٰذا اسے توبہ نہیں کہہ سکتے، بلکہ یہ تو جان چھڑانا اور بعض سیانوں کی اصطلاح میں "ڈنڈی مارنا" کہلاتا ہے، تو گویا یہاں بھی حنیف قریشی نے توبہ کے تقاضے پورے نہیں کئے، لہٰذا یہ رجوع بھی حقیقی معنیٰ میں توبہ نہیں، کیونکہ توبہ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے جرم کو جرم سمجھا جائے اور اس پر ندامت بھی ہو، جبکہ یہاں یہ توبہ کی یہ دونوں شرائط ہی مفقود نظر آتی ہیں۔

اور کوئی کہہ سکتا ہے کہ کسی کی توبہ کے بارے میں آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اس نے صرف اوپر سے توبہ کی ہے، تو عرض ہے کہ جب حنیف قریشی کی طرف سے رجوع آیا تھا کہ میں اس سے توبہ کرتا ہوں، ہم نے اس وقت اس کی نیت پر کسی قسم کا شک نہیں

کیا تھا کہ اس نے دل سے توبہ نہیں کی، لیکن جب بعد میں حنیف قریشی کی طرف سے ایسی وضاحتیں آئیں، جو یہ بتاتی ہیں کہ حنیف قریشی تو اس کی وضاحت و تاویل کرتا ہے اور اس کو گستاخی نہیں سمجھتا، تو اس وجہ سے ہم نے یہ کہا کہ توبہ کے تقاضے پورے نہ ہونے کی وجہ سے اس کی گزشتہ توبہ دل سے نہیں، بلکہ صرف قبلہ شاہ صاحب کی جانب سے ایک حکم کی تعمیل تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

حضرتِ سیّدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی

حال ہی میں حنیف قریشی نے حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سُسر پاک، ایک جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ "پلید" بول کر ان کی شان میں بہت بڑی گستاخی کی ہے، جو یقیناً بڑا اشر مناک اقدام ہے۔ چنانچہ اُس کے ناپاک و پلید الفاظ ملاحظہ ہوں: "میرے نبی کے صحابہ کے لئے، تو لفظ ہی یہ استعمال ہوا، اپنے تو اپنے، او! ابو سفیان جیسا پلید۔ یہ اس وقت کی بات کر رہا ہوں، جب ابھی وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے، جب وہ مسلمان ہو گئے پھر تو "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"۔ جب دشمنی تھی میں اس وقت کی بات کر رہا ہوں، حکایت کر رہا ہوں۔"

(https//youtu.be/mNX7nJOkQKk)

تبصرہ رضوی:

اولاً: عرض ہے کہ اس میں حنیف قریشی کا یہ کہنا کہ میں تو اس دور کی بات کر رہا ہوں کہ جب وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے، حکایت کر رہا ہوں۔ یہ وضاحت و تاویل قابلِ قبول نہیں، کیونکہ سیاق و سباق میں ایسی کوئی گفتگو نہیں ہو رہی کہ آپ جس کے اثنا میں بطورِ حکایت یہ بات کر رہے ہیں، بلکہ کچھ آگے چل کے آپ نے کسی واقعے کو بیان کرنا شروع کیا ہے، اس سے پہلے والے ان جملوں اور مابعد والے کلام میں وصل نہیں، بلکہ کلامِ اجنبی کا کافی فصل ہے، لہٰذا اس تقریر میں حضرت سیّدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے لئے لفظِ "پلید" بکنا کسی طرح حکایت نہیں بن سکتا، بلکہ یہ بے ادبی اور گستاخی ہے۔

ثانیاً: اگر بر سبیلِ تنزل مان لیا جائے کہ یہ حکایت ہے، تو پھر بھی آپ کی جان نہیں چھوٹ سکتی، کیونکہ بطورِ حکایت بھی یوں صحابہ کے بارے میں ناپاک وملعون و بے ادبی پر مشتمل الفاظ بولنے سے حدیث پاک کے صریح حکم کی مخالفت لازم آتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ان الاسلام یھدم ما کان قبلہ" ترجمہ: اسلام ما قبل تمام جرموں کو ختم کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم، ج1، ص112، رقم الحدیث 121، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

توجب اسلام نے حضرت سیّدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے گزشتہ تمام معاملات و خطاؤں کو ختم کر دیا، اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کے ایمان و اسلام کو قبول فرمالیا، تو پھر جناب کا یوں ایسے ملعون الفاظ بطورِ حکایت بیان کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟؟؟

ثالثاً: حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک موقع پر سفر کے دوران حضرت سیّدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیّدتنا زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وہ اپنے پاس موجود فالتو اونٹ انہیں دے دیں، تو چونکہ حضرت سیّدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا پہلے یہودی مذہب پر تھیں، تو سیّدتنا زینب رضی اللہ عنہا نے استفہامِ انکاری کے طور پر کہا: "انا اعطی تلك الیھودیۃ؟ فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم" ترجمہ: میں اس یہودن کو اپنا اونٹ دے دوں؟ تو ان کے اس انداز پر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غضب ناک ہو گئے۔

(سنن ابی داؤد، ج4، ص199، رقم الحدیث 4602، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

محدّث کبیر ملّا علی قاری علیہ الرحمۃ (المتوفیٰ 1014 ہجری) حدیث پاک کے اس جملے "اعطی تلك الیھودیۃ؟" کے تحت فرماتے ہیں: "باعتبار ما کانت" ترجمہ: انہوں نے سیّدہ صفیہ کو ان کے گزشتہ مذہب کے اعتبار سے یہودن کہا تھا۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج8، ص3160، دارالفکر، بیروت)

اس حدیثِ پاک سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ ایمان لانے کے بعد کسی کے کفریہ دور کے اعتبار سے بھی اس کے کفر یا کسی جرم وخطا کو بیان کرنے کی اجازت نہیں اور یہ کہ ایسا کرنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غضب کا سبب ہے۔

رابعاً: اگر میں حنیف قریشی اینڈ کمپنی سے کہوں کہ حنیف قریشی پلید، ناپاک، غلیظ، نجس وغیرہ۔۔ جناب! غصہ نہ کریں، میں تو اس وقت کی بات کر رہا ہوں، جب آپ کے ممدوح حنیف قریشی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور یقیناً اس وقت ان کی حالت یہی تھی، تو کیا یہ بے ادبی کہلائے گی؟؟؟

خامساً: اس میں تو ہر گستاخ کو گستاخی کی راہ بتانا ہے اور اس کے لئے راہ ہموار کرنا ہے کہ کل کوئی بھی رافضی یا رافضی صفت انسان اٹھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ حضرت سیّدنا عمر یا حضرت سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہما وغیرہما تو ایسے ایسے۔۔۔ اور وہ بھی کہے کہ میں تو اُس دور کی بات کر رہا ہوں، میں تو حکایت کر رہا ہوں، تو کیا حنیف قریشی اینڈ کمپنی ایسے شخص کی بطورِ حکایت والی تاویل قبول کر کے اس گستاخِ صحابہ کو معافی کی سند دے دیں گے؟؟؟

تنبیہ: اس کے علاوہ بھی حنیف قریشی نے کئی جگہ گستاخانہ اور قابلِ اعتراض گفتگو کی ہے مثلاً علی و معاویہ بھائی بھائی کہنا درست نہیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ڈرائیور سے مثال ذکر کی وغیرہ اور اسی طرح بدمذہبوں (الیاس گھمن وغیرہ) کے بارے میں تعریفی کلمات اور نرم گوشہ وغیرہ معاملات اس سے علاوہ ہیں، جن سے موصوف کی عقیدۂ اہلسنت (مسلک اعلیٰ حضرت) کے حوالے سے پلپلاہٹ روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے، لیکن یہاں ہم نے ان کی طرف التفات نہیں کیا کہ اس مختصر تحریر میں ان سب امور پر کلام کرنا طوالت کا باعث ہوگا نیز جن امور پر اس تحریر میں گفتگو کی گئی ہے، وہ بھی اختصار کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کی گئی ہے، ورنہ ان امور پر اور وجوہات سے بھی گستاخی ہونے پر کلام ہو سکتا ہے۔

البتہ اس تحریر سے قطعاً ہمارا مقصد سستی شہرت پانا یا کسی کو ذلیل کرنا نہیں، بلکہ مقصد صرف اتنا ہے کہ اگر کسی سے ایسے کلمات دانستہ یا نادانستہ طور پر سرزد ہو گئے ہیں، تو کیا ہوا؟؟؟ انسان خطا کا پُتلا ہے، انسان سے خطائیں ہو جاتی ہیں، لیکن اللہ جل شانہ نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے، لہٰذا خدارا ایسا شخص اپنے معاملات پر نظر ثانی کرے اور ان معاملات سے واضح طور پر رجوع کر کے توبہ کرے اور وہ اپنی انانیت وڈھٹائی کی وجہ سے اہلسنت کو مزید انتشار وافتراق کی آگ میں نہ دھکیلے! اور اگر وہ سچے دل سے تائب نہیں ہوتا، تو پھر علمائے حقہ اہل السنۃ والجماعۃ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے خطابات وغیرہ میں اسے اور اس جیسے دوسرے مائل بر فض حضرات کو عوام کے سامنے لائیں تا کہ عوامِ اہلسنت گمراہی اور ضلالت سے بچ سکے۔

اور آخر میں قبلہ پیر سیّد حسین الدین شاہ صاحب دامت برکاتہم القدسیۃ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ اس معاملے میں اہل السنۃ پر خصوصی شفقت فرمائیں اور حنیف قریشی کو توبہ ورجوع کا فرمان جاری کریں اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا، تو اس سے بیزاری کا اعلان آپ کی شرعی ذمہ داری بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی گمراہی سے بچائے اور راہ مستقیم پر استقامت عطا فرمائے۔

(امین بجاہ النبی الکریم الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

پیشکش: شمشیرِ امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆